

معارفِ اعتکاف

مولانا مفتی محمد زکریا صاحب حفظہ اللہ استاذ الحدیث و مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

اعتکاف کا ثواب:

اگر خالص اللہ کو راضی کرنے کے لیے اعتکاف کیا جائے تو بہت اونچی اور عظیم الشان عبادت ہے، رسول اللہ ﷺ اعتکاف کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ اعتکاف کرنے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”ھو یعکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا“ (رواہ ابن ماجہ عن ابی عباس رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اس کے لیے (بغیر کیے بھی) اتنی ہی نیکیاں لکھی جاتی ہیں جتنی کرنے والے کے لیے لکھی جاتی ہیں۔

اعتکاف کی قسمیں:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔

اعتکاف واجب:

اگر کسی نے منت (نذر) مانی، نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کہ کوئی شخص بغیر کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے کہ میں اللہ کے لئے تین دن اعتکاف کروں گا۔ یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو میں اللہ کے لئے دو دن کا اعتکاف کروں گا، تو یہ اعتکاف کرنا واجب ہو گیا اور اس کے ساتھ خود بخود روزہ بھی واجب ہو گیا، کیوں کہ اعتکاف واجب کے لئے روزہ شرط ہے۔

اعتکاف مستحب:

اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں، اور نہ اس کے لئے کوئی مقدار مقرر ہے ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم وقت کا ہو سکتا ہے۔

مسنون اعتکاف:

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے مسنون اعتکاف شروع ہوتا ہے اور رمضان کی انتیس یا تیس تاریخ یعنی جس وقت عید کا چاند نظر آجائے اس وقت تک ہے۔ اگر سورج

غروب ہونے سے کچھ پہلے عید کا چاند نظر آ گیا تو غروب آفتاب تک اعتکاف میں بیٹھنا ضروری ہے۔(بہشتی زیور حصہ سوم ص ۲۲ بحوالہ شامی جلد ۲ ص ۱۷۹)

مسئلہ: مرد کے اعتکاف کے لیے مسجد شرعی کا ہونا شرط ہے، لہٰذا معتکف حضرات کو اعتکاف کو شروع کرنے سے پہلے مسجد کی حدود کو اچھی طرح معلوم کر لینی چاہیے۔

اعتکاف ٹوٹنے پر قضاء کا کیا حکم ہے:

مسئلہ: نفل اعتکاف کی قضاء واجب نہیں اس لیے کہ وہ مسجد سے نکلنے سے نہیں ٹوٹتا بلکہ ختم ہو جاتا ہے، اعتکاف منذور معین یا غیر معین ٹوٹ جائے تو سب دنوں کی قضاء واجب ہے نئے سرے سے اتنے ہی دن پورے کرے کیونکہ ان میں تتابع (تسلسل) لازم ہے۔

مسئلہ: اور عشرہ اخیرہ رمضان کے مسنون اعتکاف میں صرف اس دن کی قضاء واجب ہے جس میں اعتکاف ٹوٹا ہے، فساد کے بعد یہ اعتکاف نفل ہو گیا ایک دن کی قضاء چاہے رمضان ہی میں کر لے یا رمضان کے بعد نفل روزہ کے ساتھ کرے ایک دن کی قضاء میں رات دن دونوں کی قضاء واجب ہے۔

مسئلہ: اگر مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے لیے نکلنا بھی معتکف کے لیے جائز ہے۔

معتکف کا بیت الخلاء کے لیے نکلنا کیسا ہے:

اگر شدید ضرورت کے لیے معتکف مسجد سے باہر جائے تو ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد وہاں قیام نہ کرے اور جہاں تک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت پوری کرے جو اس مسجد سے زیادہ قریب ہو۔ مثلاً پائے خانہ کے لیے اگر جائے اور اس کا گھر دور ہو، اور اس کے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو تو وہیں جائیں۔ ہاں اگر اس کی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو، اور دوسری جگہ جانے سے اس کی ضرورت رفع نہ ہوتی ہو تو پھر جائز ہے۔

نماز جنازہ کے لیے نکلنا کیسا ہے:

جنازہ کی نماز پڑھنے کی جگہ اگر مسجد سے خارج ہو تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اور کم از کم ایک دن کی قضاء لازم ہوگی، ہمت ہو تو پورے دس دن کی قضا کرے اس میں زیادہ احتیاط ہے، جنازہ کی نماز کے لیے نکلنا حاجت شرعیہ میں داخل نہیں ہے۔(فتاویٰ رحیمیہ جلد ۵ ص ۲۰۰)

بعض امور مفسدہ اور غیر مفسدہ:

۱۔ وضو سے پہلے بلا قصد وضو، وضو خانہ پر بیٹھ کر صابن سے ہاتھ منہ دھونا مفسد اعتکاف ہے۔

۲۔ وضو کے بعد وضو خانہ پر کھڑے ہو کر رومال سے وضو کا پانی خشک کرنا مفسد اعتکاف ہے۔

۳۔ وضو سے قبل ہاتھ کی گھڑی وضو خانہ پر ہاتھ سے نکال کر جیب میں رکھنا پھر وضو کرنا یا وضو خانہ پر وضو کے لیے

چڑھتے ہوئے ہاتھ میں سے گھڑی نکال کر جیب میں رکھنا جائز ہے۔

۴۔ پیشاب خانہ کے باہر لائن لگی ہوئی ہو تو وہاں انتظار میں کھڑے رہنا جائز ہے۔

۵۔ وضو سے قبل وضو خانہ پر چڑھ کر اپنی ٹوپی یا رومال وضو خانہ مچان یا کھونٹی پر رکھنا جائز ہے۔

۶۔ گھر سے کوئی کھانا لانے والا نہ ہو تو کھانا لانے کے لیے گھر جانا جائز ہے۔

۷۔ کھانے کے لیے گھر جانے پر معلوم ہوا کہ کھانے کی تیاری میں معمولی دیر ہے اس کا انتظار کرنا جائز ہے۔

۸۔ احتلام ہوگیا اور ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے تو پانی گرم کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا یا گرم پانی کے لیے گھر جانا اور وہاں پانی گرم ہونے کے انتظار میں ٹھہرنا جائز البتہ محض ٹھنڈک یا صفائی کے غسل کے لیے نکلنا جائز نہیں۔

۹۔ دوا کے لیے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا، اور اس روز کی قضاء لازم ہے۔ البتہ سخت مجبوری کی صورت میں نکلنے سے گناہ نہیں ہوگا اعتکاف بہر حال فاسد ہو جائے گا اور قضاء لازم ہوگی۔

۱۰۔ اگر اعتکاف کے دوران روزہ فاسد ہو جائے تو اعتکاف بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ اعتکاف سے قبل سگریٹ نوشی کی عادت بدترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیے البتہ اگر مجبوری کا درجہ ہو تو معتکف جب طبعی حاجت کے لیے خارج مسجد ہو تو آتے جاتے یا دوران قضاء حاجت سگریٹ نوشی کی گنجائش ہے اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔ بعد از اں منہ کی بدبو مسواک، کلی سے زائل کرے۔

۱۲۔ بھول کر نکلنے سے بھی اعتکاف فاسد ہو جائے گا بھولے سے بھی اپنے اعتکاف کی مسجد کو ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم چھوڑ دینا جائز نہیں۔ (بہشتی زیور حصہ ۱۱ص ۱۰۹ بحوالہ شرح ہدایہ جلد ۱ص ۲۱۰)

ممنوعات اعتکاف:

حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اعتکاف میں چند امور مکروہ تحریمی ہیں۔

۱۔ چپ رہنا اس خیال سے کہ اس میں ثواب زیادہ ہے، اگر یہ خیال نہیں تھا تو مکروہ نہیں ہے۔ ہاں چپ رہنا زبان کے گناہ سے بچنے کے لیے سب سے بڑی عبادت ہے۔

۲۔ مسجد میں خرید وفروخت کے لیے سامان لانا مکروہ تحریمی ہے، البتہ خرید وفروخت کا معاملہ جو اس کے لیے، بال بچوں کے لیے ضروری ہو مسجد میں کرنا لیکن سامان مسجد میں نہ لائے تو جائز ہے۔ (کتاب الفقہ ۱:۹۵۶)

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اعتکاف کرنے والا جب کسی ضرورت سے باہر نکلے تو اسے بات چیت کرنا جائز نہیں یہ غلط ہے، چلتے چلتے بات چیت کرنا جائز ہے، ہاں بات چیت کے لیے یا کسی اور کام کے لیے ٹھہرنا جائز نہیں ہے۔ (رمضان کیا ہے؟ ص ۱۵۱) مزید مسائل کے لیے اہل علم سے رجوع فرمائیں۔